ختنہ کے بارے میں میڈیکل سائنس اور اسلامی تحقیق

ڈاکٹر فضل الرحمن

شنکر پوریونیورسٹی ، انڈیا

برطانیہ کے (B.M.J) بی ایم جے نامی طبی میگزین نے ۱۹۷۷ء میں "Circumcisoin and Cancer" اس مرض سے متعلق ایک مضمون شائع کیا تھا، جس کا بیان ہے کہ آلۂ تناسل کا کینسر یہودیوں میں شاذ ونادر ہی ہوتا ہے، اور اسلامی ممالک جہاں بچپن میں ہی ختنہ کر دیا جاتا ہے وہاں بھی کینسر شاذ ونادر ہوتا ہے، آلۂ تناسل کا کینسر دنیا کے بیشتر ممالک کے لئے پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے، خاص طور پر چین، یوگانڈا اور بوتو بکو میں ۱۲/ اور ۲۲/ فیصد مردوں کو یہ بیماری لاحق ہے۔

"دنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار کینسر" کے میگزین میں چھپی ایک رپورٹ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ جنسی بے راہ روی سے یہ کینسر پیدا ہوتا ہے"۔

امریکی میگزین برائے امراضِ اطفال نے ایک مضمون شائع کیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ "غیر مختون شخص آلۂ تناسل کے کینسر کا کسی بھی وقت شکار ہو سکتا ہے، اس کا سدباب اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ نومولود ہی کا ختنہ کر دیا جائے"۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس ج ۲ ص ۳۶۲)

کلکتہ میڈیکل کالج کے پروفیسر اور مشہور ہندو جراح نے اپنی کتاب "Clinical Methodsin Surgery" کی پہلی فصل میں رقمطراز ہیں کہ:

"ایام طفولیت میں ختنہ کرانا چونکہ مسلمانوں کا مذہبی وطیرہ ہے اس لئے وہ لوگ بہر حال فیمولس، پیرافیموسس اور سب پروشیل انفیکشن وغیرہ امراض کا شکار نہیں ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے عضو تناسل میں کینسر شاذ ونادر ہی نظر آتا ہے"۔

(ماہنامہ اہلحدیث کلکتہ بنگلہ دسمبر ۱۹۸۵ء)

ختنہ اور عنق رحم میں کینسر:

آلۂ تناسل کے آگے بڑھے ہوئے چمڑے کے اندر ہر وقت ایک قسم کی رطوبت نکلتی رہتی ہے جس کو (Smegma) اسمیگما کہا جاتا ہے، علمِ طب کے مطابق یہ رطوبت آلۂ تناسل کے بہت سے امراض کا سبب بنتی ہے اور اسی لئے دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر غیر مختون ہے تو اس عورت کے رحم کے منہ میں کینسر (Corcinoma of the Cerrix) ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ (اُردو سائنس ماہنامہ دہلی فروری ۲۰۰۷ء ص:۲۰)

اسی لئے نسوانی (Gynaceology) کے سارے ماہرین نے بہت ہی صحیح لکھا ہے کہ: "Rarity of the

diease (Cgieinoma of the Cervix) in Muslim and Jawsess"

(ماہنامہ اہلحدیث کلکتہ (بنگلہ) دسمبر ۱۹۸۵ء، اسلامی آداب معاشرت ص:۱۰۶، از: عبدالرؤف ندوی)۔

یعنی مسلمان و یہودی عورتوں کے رحم کے منہ میں کینسر بہت ہی کم ہوتا ہے۔

روزنامہ قومی مورچہ بنارس اپنی ۱۶/ دسمبر ۱۹۸۵ء ص:۱۸ کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ: ''مسلم عورتوں میں بچہ دانی کا کینسر بالکل نہیں دیکھا گیا، اوراس کی وجہ مسلمانوں میں ختنہ کا رواج ہے اورانہوں نے بتایا کہ بچہ دانی کے کینسر کی تین ہزار مریضاؤں کی چھان بین سے ظاہر ہوا کہ سبھی عورتیں ہندو یا سکھ تھیں۔ڈاکٹر رستوگی نے دعویٰ کیا کہ دنیا میں بچہ دانی کے کینسر کے سب سے زیادہ واقعات ہمارے ملک ہندوستان میں ہوتے ہیں۔

دی ٹائمز آف انڈیا میں ۲۷/ جون ۱۹۹۴ء کو ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی، اس رپورٹ کے مطابق خواتین پر سرینگر اور دہلی میں ''رحم کے کینسر'' پر ایک تحقیق کی گئی، رپورٹ کے مطابق کوئی مسلمان خاتون رحم کے کینسر میں مبتلا نہ پائی گئی، ڈاکٹر ایس کھنا شالی بھارت میں قائم دھرم شالا کینسر فاؤنڈیشن اور ریسرچ کے سیکرٹری سنٹر کے ساتھ ۳۰۰ بستروں کا کینسر ہسپتال بھی ہے، ڈاکٹر ایس کھنا نے اپنی ریسرچ رپورٹ کے بارے میں بتایا کہ بھارت میں ۱۸/ لاکھ خواتین کینسر کی مریض ہیں، جن میں ۴۰/ فیصد سے زیادہ رحم کی گردن کے کینسر میں مبتلا ہیں، انہوں نے بتایا کہ اس کینسر کی تین بڑی وجوہات ہیں، ایک مردوں کا ختنہ کرانا بھی شامل ہے۔

(اُمتِ مسلمہ پر کفار کے مظالم کے دلخراش حالات، از: محمد انور بن اختر ص:۲۵، ۲۶)

غیر مختون مرد کے عضو تناسل میں بیکٹریا آسانی سے پرورش پاتا ہے اور مباشرت کے وقت عورت کی طرف منتقل ہو کر رحم کی گردن کا کینسر اور دوسرے جنسی بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے مختون مرد میں ایسا ممکن نہیں ہوتا ہے۔(حوالہ مذکورہ)۔

اسی طرح کویت سے شائع ہونے والا ماہنامہ عربی مجلہ ''المجتمع'' ۲۷/ جنوری ۲۰۰۷ء میں ایک رپورٹ نشر ہوئی تھی، جس کی عبارت اوراس کا مختصر ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"دور الختان لایقتصر علی حمایة الرجل المختون من الا صابة بالسرطان بل یظهر تأثیره الوقائی عند زوجات المختو نین أیضاً مثل سرطان عنق الرحم". (المتمع ،العدد: ۱۷۳۶، ۸/محرم الحرام ۱۴۲۸ھ ص: ۲۷)

یعنی ختنہ کروانے سے صرف مرد ہی آلۂ تناسل کے کینسر و دیگر امراض سے محفوظ نہیں ہوتے بلکہ ختنہ کروانے سے عورتیں بھی عنق رحم کے کینسر سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔

کیا اسلام کی حقانیت کے لئے یہی کافی نہیں کہ جس خطرہ کی طرف سائنسدان اور ماہرین آج اشارہ اور ثابت کر رہے ہیں، مذہب اسلام نے روزِ اوّل ہی سے اس کا سدباب کر دیا تھا۔